Tauseeq, Volume. 2, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v2i2.22

Received: 19-07-2021
Accepted: 20-09-2021
Published: 31-12-2021

حلقہ ارباب ذوق پشاور کا تاریخی پس منظر

(Historical background of Arbab Zauq constituency of Peshawar)

نورین شفیع *

ڈاکٹر عبدالستار خٹک**

ABSTRACT

There are many movements in the history of Urdu literature. As a result of all these movements, Urdu literature has got great development. These movements include Progressive movement, Romantic Movement, Arbab Zauq circle and Islamic literature movement. This movement welcomes all creations who are interested in literature. The best literature was created under the influence of the circle in which both poetry and prose are genres. From this movement Meera Ji, Abid Ali Abid, Akhtar Sherani, Krishna Chandra and Apart from Pakistan, there are branches of the constituency in different countries. Arbab Zauq Peshawar constituency is also an active and literary organization. Meetings of this organization are held weekly in which attention is paid to all aspects of literature is given.

KEY WORDS: Constituency Arbab Zauq Peshawar, Literary Organization, Literary Activities, Chronicles, Promotion and Publication, Critical Meeting

حلقہ ارباب ذوق پشاور کا تاریخی پس منظر:

* اردو لیکچرار، سٹی ڈسٹرکٹ ڈگری کالج برائے خواتین پشاور

** پروفیسر، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور

حلقہ ارباب ذوق کا قیام 1948ء میں معرض وجود میں آیا تھا۔اس کے پہلے سیکرٹری خلش ہمدانی تھے۔اس کی بنیاد رکھنے میں پروفیسر نصیر احمد راز، سرکار زینی جارچوی،افضل امر اور خلش ہمدانی نے اہم کردار ادا کیا۔ابتدا میں ریلوے انسٹی ٹیوٹ میں اس کے باقاعدہ ادبی اور تنقیدی اجلاس منعقد ہوتے رہے اور بقول شر نعمانی:

"حلقہ ارباب ذوق پشاور ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک اپنے عروج پر رہا۔حلقہ کے تحت پشاور صدر میں بڑے عرصے تک تنقیدی مجالس نہایت باقاعدگی سے منعقد ہوتی رہیں " (1)

یہ تنظیم اپنی ابتدائی اس صورت میں بزم داستان گویاں کے نام سے 9اپریل 1939ء کو عالم وجود میں آئی۔لاہور کے چند ادیبوں کی بنائی ہوئی اس ادبی انجمن کے ہفتہ وار اجلاس ہونے لگے جہاں افسانے پڑھے جاتے اور ان پر تنقید ہوتی۔آخر میں موجود شعرا اپنا کلام بھی پیش کرتے۔چندماہ بعد یہ بزم حلقہ ارباب ذوق کے نئے قالب میں ڈھل گئی۔

اس تنظیم کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اردو ادب کے ناساز گار ماحول کو صاف کیا جائے۔ابتدا میں یہ کوئی کوئی خاص تحریک نہیں تھی مگر میراجی کی شمولیت سے اس کے خدوخال میں نمایاں تبدیلی ہوئی اور اس حلقے نے تحریک کی شکل اختیار کی۔حلقے نے روز بروز مقبولیت حاصل کی اور اس ادبی تنظیم کی شاخیں پورے ملک میں قائم ہوئیں، جن میں سے ایک اہم شاخ "حلقہ ارباب ذو ق پشاور" بھی تھی۔یہ ادبی تنظیم صوبہ خیبر پختونخوا کی ایک اہم طویل عمر اور مقبول تنظیم ہے۔اس تنظیم کے تنقیدی اجلاس ہفتہ وار باقاعدگی کے ساتھ ہر منگل کی شام کو اردو سائنس بورڈ خیبر بازار پشاور کے دفتر میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس تنظیم کے آغاز کے بارے میں یونس جاوید لکھتے ہیں:

"لاہور میں ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ کو سید نصیر الدین احمد جامعی نے اپنے دوستوں کو جن میں نسیم حجازی ، تابش صدیقی، محمد فاضل اقبال احمد، محمد سعید، عبدالغنی اور شیر محمد اختر شامل تھے جمع کیا اور ایک ادبی محفل منعقد کی اس محفل میں نسیم حجازی نے ایک طبع زاد افسانہ پڑھا۔دوستوں نے اس افسانے پر باتیں کیں۔ادبی خدمت کے اس سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے ایک مجلس قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔اور رسمی طور پر اسکا نام "مجلس داستاں گویاں" رکھا گیا"۔(2)

لیکن مجلس داستاں گویاں کا نام ایک محدو فکر کا ترجمان تھا۔ اس لیے اس سے وابستہ اراکین نے ان بڑے مقاصد کے لیے انہیں ناکافی سمجھا، اس لیے بعد میں اس کا نیا نام حلقہ ارباب ذوق رکھ دیا گیا جو اپنے نام کی ترجمان اور وابستہ تخلیق کاروں کی بدولت بہت جلد اردو ادب کی ایک نمایاں اور توانا تخلیق کی تحریک بنی۔ ابتدا میں حلقے کی کاروائیاں اور نشستیں ادبی تنقید کے گرد گھومتی رہیں، لیکن بعد میں جب میراجی حلقہ ارباب ذوق میں آئے تو حلقہ ایک عالمگیر ادبی تحریک کا ترجمان بنا۔ میراجی نے فرانسیسی ادب کی تازہ کاری سے حلقے کے نظامِ فکر میں فطری رنگوں کی وسعتیں پیدا کیں۔ ان کی شمولیت سے حلقے میں جان پڑ گئی۔ میراجی حلقے کے سرگرم کارکن اور منتظم رہے ہیں۔ وہ حلقے کے قواعد و ضوابط کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔

میراجی کے بارے میں مولانا صلاح الدین لکھتے ہیں۔

> "میراجی ذہنی اعتبار سے مغرب کے جدید علوم کی طرف راغب تھے ان کی فکری جڑیں قدیم ہندوستان میں پیوست تھیں۔ مشرق اور مغرب کے اس دلچسپ امتزاج نے ان کی شخصیت کے گرد ایک پُراسرار جال سابُن دیا تھا۔ چناں چہ ان کے قریب آنے والا ان کے سحر مطالعہ میں گرفتار ہو جاتا اور پھر ساری عمران سے نکلنے کی راہ نہ پاتا۔"(3)

ذیل میں دو اقتباسات دیئے جاتے ہیں جن سے حلقے کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار واضح ہو جاتا ہے مثلاً جناب یونس جاوید نے لکھا ہے کہ

> "اغراض و مقاصد، قواعد وضوابط اور حلقہ ارباب ذوق کو کامیاب بنانے اور اراکین کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے مختلف تجاویز یکم اکتوبر ۱۹۳۹ کے جلسے میں طے پا گئیں۔"(4)

قیوم نظر نے اپنے انٹرویو میں حلقہ ارباب ذوق کے جو اغراض و مقاصد بیان کیے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

> "اول : اردو زبان کی ترویج واشاعت
>
> دوم : نوجوان لکھنے والوں کی تعلیم و تفریح

سوم : اردو لکھنے والوں کے حقوق کی حفاظت

چہارم : تنقید ادب میں خلوص اور بے تکلفی پیدا کرنا

پنجم : اردو ادب و صحافت کے ناساز گار ماحول کو صاف کرنا" (5)

جہاں تک حلقہ ارباب ذوق کے تخلیقی اہداف کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ کہنا درست ہو گا کہ چوں کہ یہ رد عمل کی تحریک نہیں تھی اور اس نے ادب سے وابستہ ہر تخلیق کار کو خوش آمدید کہا اس لئے اس کے زیر اثر نیا ادب تخلیق ہونے لگا اور ادب کی ہر صنف میں اس کی بدولت تازگی اور ندرت محسوس کی گئی۔ناول،افسانہ، نظم اور دیگر اصناف نے حلقے کی تخلیقی آزادی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سرحدوں کو عبور کیا۔ علامت نگار تجریدیت، سیریلزم وغیرہ میں پہلی مرتبہ شعوری طور پر اردو ادب کو نئے ذائقوں سے روشناس کیا۔حلقہ اربابِ ذوق کی تحریک نے ہر طبقہ فکر کے لکھاریوں کو اپنے وجود کا حصہ بنانے کے لیے اکسایا ہے۔ میراجی، محمد حسن عسکری، کرشن چندر قیوم ظفر، اختر شیرانی، عابد علی عابد، الطاف گوہر اور پروفیسر حمید احمد خان اس کے پروموٹ کرنے میں پیش پیش رہے ہیں چوں کہ ان لوگوں کی اکثریت فرانسیسی ادب سے متاثر تھی اس لیے حلقے کے پلیٹ فارم پر ان کا یک جا ہونا ادب میں جدید رجحانات کا باعث بنا۔ یہاں ڈاکٹر وزیر آغا کا یہ بیان نقل کرنا بات کی وضاحت کے لیے ضروری ہے۔

"دور جدیدیت ہر دور میں ابھرتی ہے جو علمی انکشافات کے اعتبار سے ہنگامہ خیز اور روایات و رسوم کی جکڑ بندی کے باعث رجعت پسند ہوتا ہے۔کسی بھی زمانے میں اہل فن کی مشترکہ کو شش جو اجتہاد اور تخلیقی برانگیختگی اور احساسِ کرب سے عبارت ہوتی ہیں، جدیدیت کا نام پاتی ہیں۔علاوہ ازیں جدیدیت میں سماجی شعور، روحانی ارتقاء، تہذیبی نکھار اور تخلیقی سطح بھی شامل ہوتی ہے"(6)

قیام پاکستان کے بعد پشاور میں بھی اس کی شاخ نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ جس کا مقصد ادب کی ترویج اور تنقیدی نقطہ نظر کے ذریعے اصناف ادب میں نکھار پیدا کرنا ہے۔یہ پشاور ایک اہم اور فعال ادبی تنظیم ہے۔اس سے خیبر پختونخوا کی بڑی بڑی ادبی شخصیات وابستہ رہی ہیں، خصوصاً ستر کی دہائی میں فارغ بخاری اور رضا ہمدانی اس سے وابستہ اہم نام ہیں جو باقاعدگی سے اس تنظیم کے ہر اجلاس میں شریک ہوتے اور اپنی تخلیقات پیش کرتے۔اس زمانے میں اس تنظیم کی نشستیں صدر میں سیون

آرٹس کونسل کے امیر حمزہ خان آڈیٹوریم میں منعقد ہوتی تھیں جن میں فارغ بخاری اور رضا ہمدانی کے علاوہ قلندر مومند، زیتون بانو، سعید احمد اختر، سیدہ حنا، حامد سروش، روشن نگینوی اور طہٰ خان بھی باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ محسن احسان اور مرتضیٰ اختر کبھی کبھار شرکت کرتے۔ ستر اور اسی کی دہائی میں اس تنظیم کی ادبی و تنقیدی نشستوں میں پیش کی جانے والی تخلیقات کے حوالے سے ناصر علی سید لکھتے ہیں۔

"تب ہر ہفتے ایک شعری اور ایک نثری تخلیق پیش کی جاتی، تویوں دونوں کی تعداد برابر تھی"۔(7)

۸۰ء کی دہائی میں ڈاکٹر اعجاز راہی اور طاہر پرواز کے حلقے میں آجانے سے اس حلقے کو بڑی توانائی ملی انہوں نے نہ صرف حلقے کو منظم کیا بلکہ نئے لکھنے والوں کی خاطر خواحوصلہ افزائی بھی کی۔ اس طرح پشاور کے مقامی شعرا میں مشتاق شباب ناصر علی سید ،نذیر تبسم، یوسف عزیز زاہد اور عزیز اعجاز نے حلقہ ارباب ذوق کے افق پر انمٹ اثرات چھوڑے۔

حلقہ ارباب ذوق کی روایت یہ ہے کہ اس کا کوئی صدر نہیں ہوتا بلکہ اس کی قیادت سیکرٹری، جائنٹ سیکرٹری اور مجلس عامہ کرتی ہے۔ 70 کی دہائی میں تاج سعید حلقے کے سیکرٹری اور فقیر حسین ساحر جائنٹ سیکرٹری رہے۔ ۸۰ کی دہائی میں یوسف رجا چشتی اور یوسف عزیز زاہد کی کوششوں سے حلقے کو ملکی سطح پر نمایاں مقام حاصل ہوا۔ ۹۰ کی دہائی میں ڈاکٹر اعجاز راہی، اکمل نعیم، منظر نقوی اور ان کے دوستوں کی کوششوں سے پشاور میں حلقے کی تنظیم نو ہوئی۔ اکیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں حلقے کے سینئر رکن اور ممتاز شاعر افسانہ نگار ناصر علی سید حلقے کے سیکرٹری اور سہیل احمد جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ سہیل احمد کے بعد نفیس احمد صدیقی، ضیا محی الدین اور اسحاق وردگ نے بالترتیب جائنٹ سیکرٹری کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ ان کے بعد یہ ذمہ داری اعجاز احمد نے نبھائی۔ ۲۰۰۳ میں ممتاز شاعر ڈاکٹر نذیر تبسم حلقے کے سیکرٹری بنے۔ ان کے بعد ایک بار پھر ناصر علی سید حلقے کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جبکہ ان کے ساتھ محمد اویس قرنی نے جائنٹ سیکرٹری کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ اس دوران میں حلقے کے ہفتہ وار نشستیں پشاور کلب سے اندرون شہر سرائے بیگم جہاں آرا، گور گھٹری پارک میں منتقل ہوئیں۔ اس منتقلی سے حلقے کی نشستوں کا تسلسل متاثر ہوا۔ ۲۰۰۷ میں اسحاق وردگ سیکرٹری اور محمد یاسین جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ آج کل سید شکیل احمد نایاب انتہائی انہماک و جانفشانی سے حلقہ ارباب ذوق پشاور کی آبیاری میں مصروف عمل ہے ان سے قبل خالد سہیل ملک نے بھی انتہائی مستعدی سے بطور سیکرٹری حلقہ ارباب ذوق پشاور میں اپنی خدمات انجام دی ہیں۔

حلقہ ارباب ذوق پشاور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر سے پشاور آنے والے شاعر ادیبوں نے یہاں پر اپنے فن پارے اور کالم پیش کیے۔ شاعر ادیبوں کی خوشیوں اور غموں پر قرارداد تہنیت اور قرارداد تعزیت پیش کرنا ،یہاں کا وطیرہ رہا ہے۔ اس حوالے سے ان جلسوں کی مختصر کاروائیاں مقامی اخبارات میں بھی چھپتی رہی ہیں۔ مجموعی طور پر اگر بات کی جائے تو بقول خاطر غزنوی:

"حلقہ ارباب ذوق پشاور یہاں کی معتبر ترین ادبی انجمنوں میں سے ایک ہے"(8)

یقیناًحلقہ ارباب ذوق پشاور کا کردار ہمیشہ مثبت رہا ہے۔ جس طرح دیگر ادبی انجمنیں اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں۔ اسی طرح حلقہ ارباب ذوق پشاور کا بھی اپنا توانا کردار ہے اور جو ہر ادب کے لیے اپنا دامن کشادہ رکھتا ہے۔ گزشتہ سات دہائیوں سے یہ تنظیم پشاور بلکہ پورے صوبے میں ادبی سرگرمیوں کی فروغ دینے میں مصروف ہے۔ یہ واحد ادبی تنظیم جس سے پڑھے لکھے اور ادبی لحاظ سے سرگرم افراد وابستہ رہے ہیں۔ اس تنظیم کے اجلاس ہفتہ وار منعقد ہوتے ہیں اس لیے اس تنظیم کے اجلاسوں میں ادب کے جملہ پہلوؤں پر توجہ دی جاتی ہے۔ روایتی تنظیموں کی طرح اس کی سرگرمیاں صرف مشاعروں یا تاثراتی تنقید تک محدود نہیں ہیں۔ یونی ورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ بھی اور ادب کے طالب علم بھی حلقہ ارباب ذوق کے اجلاسوں میں آتے رہتے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ شرر نعمانی، مشمولہ خیبر پختونخوا کی انجمنیں(ڈائرکٹریٹ آف کلچر حکومت خیبر پختونخوا، اپریل ۲۰۱۳)ص ۴۵

2۔ یونس جاوید، حلقہ ارباب ذوق (لاہور مجلس ترقی اردو کلب روڈ، جنوری ۱۹۸۴)ص ۲۴

3۔ مولانا صلاح الدین احمد۔ دیباچہ مشرق ومغرب کے نغمے (لاہور: اکادمی پنجاب، ۱۹۵۸ء) ص ۱۳

4۔ یونس جاوید، حلقہ ارباب ذوق، ص ۳۳

5۔ ایضاً، ص ۳۳

6۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، نئے مقالات (سرگودھا: مکتبہ اردو زبان، ۱۹۷۲ء) ص ۴۱۔۴۳

7۔ ناصر علی سید، انٹرویو، دوپہر ۲:۳۰، اباسین آرٹس کونسل، یکم فروری ۲۰۱۹، مشمولہ، مقالہ "اردو شاعری کے فروغ میں حلقۂ ارباب ذوق پشاور کا حصہ "ص ۲۷

8۔خاطر غزنوی، مشمولہ خیبر پختونخوا کی انجمنیں(ڈائرکٹریٹ آف کلچر حکومت خیبر پختونخوا، اپریل ۲۰۱۳ء)ص ۴۶

References:

1. Sharar Naumani,mashmoola, Khyber Pukhtunkhwa ki Anjumanain(Directorate Of Cultur Hukumat Khyber Pukhtunkhwa,April 2013)page.45
2. Younis Javed, " Halqa Arbab e Zauq"(Lahore: Majlis Tarqqi Urdu, Club Road, January 1984) page.24
3. Maulana Salahuddin Ahmed, Deebacha " Mashriq o Maghrib ke Naghmay",Meera ji,(Lahore: Academy Punjab,1958) page. 31
4. ounis Javed, Halqa Arbab Zauq , page. 33
5. bid, Page.33
6. Wazir Agha.Dr,"Naye Maqalaat"(Sargodha: Maktaba Urdu Zaban1972) page. 41-43.6.
7. Nasir Ali Syed ,Interview,2:30 pm, Abaseen Arts Council, 1st Feb 2019, mashmoola, Maqala," Urdu Shyeri ke Farogh mein Halqa Arbab e Zouq Peshawar Ka Hissa", Page.27
8. Khatir Ghaznavi, mashmoola, Khyber Pukhtunkhwa ki Anjumanain(Directorate Of Cultur Hukumat Khyber Pukhtunkhwa,April 2013)page.4